علمی مضامین سلسلہ نمبر۶۱

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

جہاد کی اِبتداء، مقاصدِ جہاد اَور اُس کی غایت

''جنگ'' اَور ''جہاد'' میں فرق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آج آپ حضرات سے بواسطہ تحریر مخاطب ہو رہا ہوں اَور اِس میں ایک فائدہ بھی پیشِ نظر ہے کہ تحریر کی اِفادیت تقریر سے زیادہ اَور دیرپا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اَور نافع بنائے۔

جس دَور سے ہم گزر رہے ہیں وہ نہایت پُر خطر ہے دُنیا بھر میں بے چینی پائی جا رہی ہے اَمن وسکون مفقود ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر، داخلی اُمور ہوں یا خارجی سب پُر خلل ہیں اُمیر ترین طبقہ ہو یا غریب سب بے سکونی کے شکار ہیں، فروغِ عقل و ترقی وبال بنی ہوئی ہے کیونکہ علم و عقل کا بے محل اِستعمال ہو رہا ہے جوہری طاقت کا رُخ تباہ کاری کی طرف ہے اَور قدم بقدم بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

علم ہی ٹھہرا علم کا باغی عقل ہی نکلی عقل کی دُشمن

آج دُنیا میں مادّی و اِقتصادی ترقی اَقوامِ عالم کا مقصود بن کر رہ گئی ہے اِنسانیت کی فلاح کسی کا مقصد نہیں رہا۔ اِسی محور پر صلح و جنگ اَور توسیع پسندی کی گردش چل رہی ہے بڑی طاقتوں کے عِفریت کرہ اَرضی اَور بنی نوعِ اِنسان کو اَپنا بازیچہ بنائے ہوئے ہیں۔ حقوق دِلانا، مدد کرنا، اِنصاف پسندی

سب نمائشی عنوانات ہیں جن کا مقصد مفاد پرستی کے سوا کچھ نہیں۔ اَفغانستان ہو یا اِسرائیل اِسی کے مظاہر ہیں، جب سے ہم نے آزادی میں قدم رکھا ہے یہی کچھ دیکھ رہے ہیں۔

؎ میں قفس میں تھا کہ سنا گیا کہ زمانہ ہے یہ بہار کا
یہ چمن میں آکے پتہ چلا کہ خزاں کا نام بہار ہے

اِسلام نے جو چیز بھی بتلائی ہے اُسے بامقصد بنایا ہے۔ آج کے دَور کی مناسبت سے ''جنگ'' اَور ''جہاد'' کا فرق دیکھ لیجیے۔ اَقوامِ عالَم کی جنگ میں ''نسل کُشی'' کی جاتی ہے جبکہ اِسلام میں یہ منع ہے۔ بوڑھوں، بچوں، عورتوں، بیماروں اَور معذوروں کو قتل نہیں کیا جا سکتا، مغلوب ہونے والی قوم کی عورتوں کو بے عصمت نہیں کیا جا سکتا اَور اِن سب سے (بڑھ کر) پہلے فلاحِ اِنسانیت کی خاطر اِسلام کی دعوت دینی ضروری ہے۔

''جہاد'' کی اِبتداء :

جنابِ رسالت مآب ﷺ مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دیتے رہے حضرت اَبوسفیان رضی اللہ عنہ سے اُن کے زمانۂ کفر میں ھِرَقْلْ شاہِ رُوم نے سوال کیا کہ محمد (ﷺ) تم لوگوں کو کیا اَحکام بتلاتے ہیں ؟ تو اُنہوں نے جواب دیا تھا :

یَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ اتْرُکُوْا مَا یَقُوْلُ آبَائُکُمْ وَیَأْ مُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.[۱]

''وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو یکتا ہے اَور اُس کے ساتھ بالکل کسی کو شریک نہ کرو اَور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں وہ چھوڑ دو اَور ہمیں نماز، سچائی، پاکدامنی اَور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔''

بخاری شریف میں دُوسری روایت میں ہے کہ

وَیَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَھْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ.[۲]

---

[۱] بخاری کتاب بدء الوحی رقم الحدیث ۷ [۲] بخاری کتاب الجهاد رقم الحدیث ۲۹۴۱

'' آپ ہمیں نماز، خدا کی راہ میں خرچ کرنے ، پاکدامنی ،عہد پورا کرنے اَور اَمانت واپس دینے کے اَحکام بتلاتے ہیں۔''

یہ وہ اَخلاقِ فاضلہ ہیں جنہیں ہمیشہ سے نسلِ اِنسانی اَعلیٰ ہی تسلیم کرتی آئی ہے اَور آج بھی ساری دُنیا بلا اِمتیازِ مُلک وملت اِنہیں اَعلیٰ اَخلاق شمار کرتی ہے۔ مشرکین بھی خدا کو مانتے تھے لیکن آسمان وزمین پیدا کرنے والے کو سب سے بڑا خدا مانتے تھے اَور اِنہوں نے چھوٹے چھوٹے خدا اَور بھی بنا رکھے تھے جس طرح آج ہندوؤں کا طریقہ ہے کہ وہ بتوں کو اَور مظاہرِ قدرت کو معبود کا درجہ دیتے ہیں۔

اِسی حالت پر ایک مدت گزری لیکن اِس کے بالمقابل قریش حسبِ ذیل مظالم کے مرتکب ہوتے چلے گئے۔

(۱) مذہب کے بارے میں اُن کا جبر وتشدد بڑھتا گیا آزادئ رائے پر بندش رہی اَور وہ اہلِ اِسلام پر جو خدائے واحد کے پرستار تھے مظالم ڈھا کر اُن کے ضمیر کا خون کرتے رہے۔

(۲) اُنہوں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ اَور آپ کے ہمنوا آلِ ہاشم کو شِعْبِ اَبی طالب میں محصور کر چھوڑا۔ کھانے پینے اَور جملہ ضروریاتِ زندگی میں اِن سب نے ناقابلِ بیان مصیبتیں جھیلیں اِس طرح اِنہوں نے معزز شہریوں کا تین سال بائیکاٹ کیے رکھا۔

(۳) اِن حضرات کو اِتنا ستایا گیا کہ یہ ترکِ وطن پر مجبور ہوئے ایک جماعت حبشہ چلی گئی اَور ایک جماعت مدینہ منورہ جا کر پناہ لینے پر مجبور ہوئی اِس طرح قریش نے اہلِ وطن کو اُن کا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا۔

(۴) دَارُالنَّدْوَۃْ میں قومی فیصلہ ہوا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا جائے۔

(۵) پھر اِس اِرادۂ قتل کے بعد اِقدامِ قتل بھی کیا اَور جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزانہ طور پر بچ جانے کے بعد اِعلان کیا گیا کہ جو شخص آپ ﷺ کا سر لائے گا اُسے سو اُونٹ اِنعام میں دیے جائیں گے۔

اِس طرح قریشِ مکہ نے رسولِ خدا ﷺ سے جنگ اَپنے سر لے لی۔

قرآنِ پاک میں اِرشاد ہے :

﴿ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ o اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ﴾

(سُورۃ الحج آیت ۳۹ و ۴۰)

''حکم ہوا اُن لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اِس واسطے کہ اُن پر ظلم ہوا اَور اللہ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ وہ لوگ جن کو نکالا اُن کے گھروں سے اَور دعوی کچھ نہیں سوائے اِس کے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔''

قرآنِ پاک میں مقصد جہاد اَور جہاد کی غایت بھی بتلائی گئی۔

﴿ وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ﴾ (البقرہ آیت ۱۹۳)

''اَور لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اَور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔''

اِس آیتِ مبارکہ کی طرح جا بجا اَحادیث میں بھی یہ تعلیم موجود ہے۔

☆ ایک اعرابی نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کوئی اِس لیے جہاد میں حصہ لیتا ہے کہ اُسے مالِ غنیمت ملے گا، کوئی اِس لیے کہ اُس کی شجاعت کا (جابجا) ذکر کیا جائے گا (شہرت ہوگی) کوئی اِس لیے کہ فداکاری اَور نیکی میں اُس کا مقامِ بلند (سب کو نظر آجائے) تو اِن میں کون سا شخص خدا کے نزدیک اُس کی راہ میں لڑنے والا شمار ہوگا ؟

آپ نے جواب میں اِرشاد فرمایا :

مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ [۱]

جو شخص اِس لیے جہاد کرتا ہے کہ صرف حق تعالیٰ کا کلمہ توحید بلند ہو، وہ ہی خدا کی راہ میں ہے۔

☆ غزوہ خیبر کے موقع پر جب جنابِ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو

[۱] بخاری شریف کتاب العلم رقم الحدیث ۱۲۳ (بَابٌ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا)

سردارِ لشکر بنایا تو اُنہوں نے عرض کیا :

''میں اِن کفار سے اُس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہم جیسے مسلمان نہ بن جائیں۔''

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا :

اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ. (بخاری شریف کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۰۰۹)

''میانہ روی اَور سکون سے پیش قدمی کرو یہاں تک کہ تم اُن کے میدان میں جا کر اُترو پھر اُنہیں اِسلام کی دعوت دو۔ اُنہیں بتلاؤ کہ اُن پر خدا کے کون کون سے اَحکام واجب ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم ! اَگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے اِس سے بہتر ہوگا کہ تمہیں سرخ اُونٹ (جو عرب کا بہترین مال سمجھے جاتے تھے) حاصل ہوں۔''

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ آخری لمحہ تک اُنہیں پہلے ہدایت پر لانے کی کوشش کریں اَگر وہ کسی طرح نہ مانیں تب جہاد کریں۔

اگر ایسے لوگ چاہے شہر میں ہوں یا پوری کمشنری ہو پورا صوبہ ہو یا پورا ملک ہو اَگر اِسلام قبول کرلے تو یہ مُلک اُن کا ہی رہے گا وہی اِس میں حکومت چلائیں گے۔

کافروں کے یہاں جنگ میں آبادی کو بلا اِمتیاز تہِ تیغ کر دیا جاتا ہے، عورتوں اَور بچوں کو نہ تحفظ حاصل ہوتا تھا، نہ آج کے دَور میں شہروں پر قبضہ کرتے وقت ہوتا ہے لیکن جنابِ رسالت مآب ﷺ نے اِنہیں تحفظ دیا ہے۔

جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوہ میں ایسا ہوا کہ ایک مقتول عورت پائی گئی۔

فَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ [1]

---

[1] بخاری شریف کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۰۱۵

''تو جناب ِرسول اللہ ﷺ نے عورتوں اَور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔''

آپ نے ایک دفعہ حکم دیا کہ اَگر تمہیں فلاں فلاں آدمی مل جائیں تو اُنہیں جلا کر مارڈالنا پھر جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ آرڈر دیا تھا کہ فلاں فلاں آدمی کو جلا ڈالنا۔

وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا.[1]

''اَور بات یہ ہے کہ آگ سے تو سزا دینے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اگر تمہیں یہ دونوں مل جائیں تو اُنہیں (جلا نامت بلکہ) قتل کردینا۔''

جنابِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بے دردی، بے رحمی اَور ظلم کی جا بجا بیخ کنی کی ہے۔

غزوات میں جناب رسول اللہ ﷺ کی عادتِ طیبہ یہ تھی کہ اگر راستہ میں کوئی لاش ملتی تھی تو اُسے دفن کرنے کا حکم فرمادیتے تھے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ یہ لاش مسلمان کی ہے یا کافر کی۔

(عینی ص ۹۴۴ ج ۱ عن الدار قُطنی)

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے رحم اَور اِنسانیت سکھائی ہے۔ کفار کا سلوک ناروا تھا لیکن اِس کے جواب میں قوت وقدرت کے باوجود آپ نے ناروا سلوک نہیں کیا نہ اِس کی تعلیم دی۔

آج دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جہاں قبضہ جماتی ہیں وہاں کے باشندوں کی معیشت تباہ کر دیتی ہیں مظالم ڈھاتی ہیں وہ یہ سب کچھ اَپنے لیے ضروری سمجھتی ہیں لیکن جنابِ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تو اِرشاد ہوا۔

تم جہاں جارہے ہو وہاں اہلِ کتاب ہیں

اُنہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مان لینے کی دعوت دینا اَگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو

اُنہیں یہ بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر دِن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اَگر وہ یہ مان جائیں تو

---

[1] بخاری شریف کتاب الجهاد رقم الحدیث ۳۰۱۶

اُنہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکات فرض کی ہے جو اُن کے مالداروں سے لی جائے گی اَور وہیں کے فقراء کو دے دی جائے گی۔ اَگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو

اُن کے مال (مویشی) میں سے "اَعلیٰ قسم" زکات میں ہرگز نہ لینا۔

اِسی حدیث میں آخری ہدایت ظلم سے بچنے کی ہے۔ مسلمان ہو یا کافر، عربی ہو یا عجمی، کالا ہو یا گورا، کسی پر ظلم نہیں کیا جا سکتا اِسلام اِس کی اِجازت نہیں دیتا۔ اِرشاد ہوا :

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. ؎۱

"اَور مظلوم کی بدعاء سے بچتے رہنا کیونکہ اُس کی بدعاء اَور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا یعنی اُس کی بدعاء کا اَثر فوراً مرتب ہوتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا :

اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. ؎۲

"تمہیں خدا کی طرف سے نصرت عطاء ہوگی، مالِ غنیمت اَور فتوحات حاصل ہوں گی تم میں سے جو بھی یہ زمانہ پائے تو اُسے خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے اَور چاہیے کہ اچھائی کا حکم دیتا رہے اَور برائی سے روکتا رہے۔"

(یہ بات اِس لیے بھی اِرشاد فرمائی کہ) عظیم الشان کامیابیوں سے جو نشہ پیدا ہوتا ہے ایسی ہدایات و اَحکام کے ذریعہ اُس کا سدِّ باب کر دیا گیا۔ اَگر اَور خرابیاں نہ بھی ہوں تو اِتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ اَپنی آسائش و طلب فوراً پوری کرانے کا مادّہ پیدا ہو جاتا ہے اِسے " تَنَعُّمْ " کہا جاتا ہے۔

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا :

؎۱ مشکوۃ کتاب الزکوۃ رقم الحدیث ۱۷۷۲ بحوالہ بخاری رقم الحدیث ۱۴۹۶

؎۲ مشکوۃ شریف کتاب الفضائل و الشمائل رقم الحدیث ۵۹۳۰

اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ .[1]

''ہرگز تَنَعُّمْ نہ اِختیار کرنا کیونکہ اللہ کے (مقرب) بندے تنعم اَور آسائش ِنفس اِختیار کرنے والے نہیں ہوا کرتے۔''

جنابِ رسالت مآب ﷺ کا اَپنا عمل اَور تعلیم اگر یہ نہ ہوتی تو فتوحات کے وقت اِتنے لوگ مارے گئے ہوتے (کہ جس کی وجہ سے) ساری اِسلامی سلطنت میں ایسا اِقتصادی بحران پیدا ہوتا کہ مسلمان فاتحین جو تعداد میں بہت تھوڑے تھے کہیں قبضہ قائم نہ رکھ سکتے۔ یہ اَپنے مُلک سے بہت دُور جا چکے تھے جگہ جگہ بغاوت اُبھرتی اَور فتح شکست میں تبدیل ہو جاتی۔

مجلسِ یادگار شیخ الاسلام پاکستان لاہور
بیاد
شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
کے زیر اہتمام
دوسرا
شیخ الاسلام رح سیمینار
بمقام: ہمدرد ہال، لٹن روڈ، لاہور بتاریخ: 21 اپریل 2013ء بروز اتوار صبح نو بجے
زیر صدارت: حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہم
مہمان خصوصی: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہم
الداعی الی الخیر: مجلس منتظمہ مجلس یادگار شیخ الاسلامؒ پاکستان، لاہور
برائے رابطہ: 042-37112492 ، 0300-9424428 ، 0333-4432853 ، 0333-4249302

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۶۲